شمس کی تخلیق اور ہمہ گیر ضرورت و اہمیت: قرآن اور سائنس کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

The Creation and Universal Necessity and Importance of Shams: A Research Study in the Light of the Quran and Science

1. **Dr.Sobia Khan**

Assistant Professor, Dept.of Islamic Studies. The Govt Sadiq college and Women University Bahawalpure

Email: sobiakausar.khan@gmail.com

2. **Anam Saddique**

Ms Research Scholar Dept. of Islamic Studies. The Govt Sadiq college and Women University Bahawalpure

Email: Anamsiddique5555@gmail.com

To cite this article:

1. Dr.Sobia Khan , 2. Anam Saddique , July – Dec Vol.5 Issue .2 (2024) English Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, 5(2),174-189 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

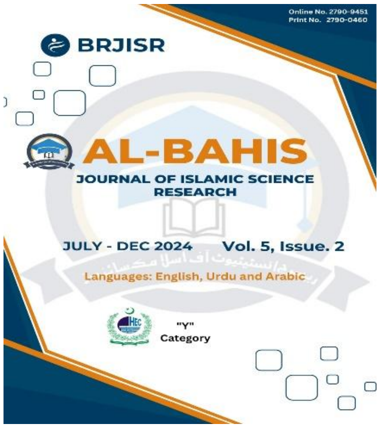

OPEN ACCESS

شمس کی تخلیق اور ہمہ گیر ضرورت و اہمیت :قرآن اور سائنس کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

The Creation and Universal Necessity and Importance of Shams: A Research Study in the Light of the Quran and Science

Abstract

The present paper clarifies the reality of the sun (Shams) in the context of its existence and its all-encompassing role in the human and cosmic system in the light of the Qur'an and scientific research. Since time immemorial, the sun has been fundamental to the survival of life, the acquisition of energy, and the regulation of time. The Qur'an includes it among the signs of the Creator of the universe, highlighting its role in maintaining the continuity of the system of day and night through light and heat. From a modern scientific perspective, it is regarded as the greatest source of energy and life. In this study, the linguistic and intellectual aspects of the sun, the reality of its existence and its multifaceted role from both religious and scientific perspectives have been examined. As a result, it emerges that the sun is not only indispensable for the continuity of human life but also plays a fundamental role in sustaining the universal system and evolutionary structure of the cosmos.

Keywords: Sun, Qur'an, Modern Science, Source of Energy, System of Beings, Human Life, Light, Heat, Balance, Nature.

تمہید

سوچیے !وہ درخشاں ستارہ جس کی کرنوں کو زمین تک پہنچنے میں آٹھ منٹ سے کچھ زیادہ وقت درکار ہوتا ہے، مگر اس کی حرارت اور توانائی کا فیضان اربوں برس سے انسانی زندگی اور کائناتی توازن کو سہارا دیے ہوئے ہے۔ قدیم اقوام نے اسی آفتاب کو خدائی طاقت کا مظہر سمجھ کر اس کی پرستش کی، مگر حقیقت اس سے کہیں زیادہ گہری تھی۔علم و دانش کی ترقی نے یہ پردہ چاک کیا کہ سورج محض روشنی کا گولا نہیں، بلکہ ایک عظیم نیوکلیئر انجن ہے جو لمحہ بہ لمحہ توانائی پیدا کرکے کائنات کے نظام کو رواں رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم نے چودہ صدیاں پہلے ہی اسے" سراج "اور" ضیاء "جیسے الفاظ سے تعبیر کیا، اور یوں اس کی حقیقت کو خالقِ کائنات کی نشانی کے طور پر پیش کیا۔ یہ صرف ایک سائنسی دریافت نہیں، بلکہ ایک الٰہی دلیل ہے جو انسان کو اپنی تخلیق کے مقصد پر غور کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

لہذا؛یہ مقالہ اسی حقیقت کی جستجو ہے، جہاں سورج کی سائنسی ساخت اور قرآنی اشارات کو ایک دوسرے کے ساتھ پرکھا جائے گا وہاں یہ محض دلائل کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک ایسا فکری سفر ہے جو روشنی، زندگی اور خالقِ کائنات کی پہچان کے دروازے کھولتا ہے۔

لغوی معنی اور مفہوم

فیروزاللغات: میں شمس کے لغوی معنی یوں بیان کیے گئے ہیں۔

شمس، سورج، افتاب۔[1]

اس لغات کے مطابق شمس" کا مطلب سورج اور آفتاب ہے۔اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شمس کو صرف ایک فلکیاتی جسم کے طور پر نہیں لیا گیا بلکہ اسے روشنی اور حرارت کے اصل ماخذ کے طور پر سمجھا گیا ہے، جو زمین پر زندگی کے تسلسل کے لیے ناگزیر ہے۔یہ معنی ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ لغوی سطح پر بھی شمس کو انسانی بقا اور حیات کے بنیادی وسیلے کی حیثیت حاصل ہے۔مصباح الغات "میں شمس کے معنی "افتاب" کے ہیں۔[2]

یہ تشریح اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ قدیم لغوی ذخائر میں بھی سورج کو محض روشنی دینے والا جسم نہیں بلکہ دن ورات کے تعین اور کائناتی نظام کو برقرار رکھنے والے ایک اہم عنصر کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ لسان العرب "میں شمس کے لغوی معنی کئی زاویے سے بیان کیے گئے ہیں۔ اَلشَّمْسُ: كَوْكَبُ النَّهَارِ الْمُضِيءُ وَهُوَ نَيِّرُ السَّمَاءِ۔

شمس: دن کا روشن ستارہ، اور وہ آسمان کا روشن کرنے والا ہے۔

"وَقَالَ ابْنُ سِيدَهْ: الشَّمْسُ الْجِرْمُ السَّمَاوِيُّ الْمُضِيءُ الَّذِي يَطْلُعُ كُلَّ يَوْمٍ وَيَغْرُبُ، وَهُوَ مُذَكَّرٌ لَا يُؤَنَّثُ إِلَّا فِي قَوْلِ بَعْضِ الْعَرَبِ۔"

ابن سیدہ نے کہا: "شمس وہ آسمانی روشن جسم ہے جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے، اور یہ مذکر ہے، مؤنث نہیں ہوتا مگر بعض عرب کے قول میں"۔[3]

لسان العرب میں "شمس" کو ایسا تابندہ ستارہ قرار دیا گیا ہے جو زمین کو روشنی بخشتا اور آسمان کو منور کرتا ہے۔ابن سیدہ کے نزدیک یہ ایک فلکی جسم ہے جو اپنے طلوع وغروب کے عمل سے دن اور رات کے نظام کو برقرار رکھتا ہے۔جن سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ لغوی اعتبار سے سورج کو روشنی، وقت کی تنظیم اور کائناتی تسلسل کے بنیادی سرچشمے کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

لہذا ان لغوی وضاحتوں سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ "شمس" دراصل وہ عنصر ہے جو زمین کو توانائی بخشتا اور حیات کو سہارا دیتا ہے۔اسی کے باعث دن کا ظہور، روشنی کی فراہمی اور وقت کا تعین ممکن ہوتا ہے۔قدیم وجدید لغات میں اس کے لیے سورج، آفتاب اور نور جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، جو اس کے ہمہ جہت اور ہمہ گیر تصور کی جھلک دکھاتے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم:

شمس عربی زبان میں سورج کو کہا جاتا ہے، جو روشنی اور حرارت کا منبع ہے۔قرآنِ کریم میں "شمس" کو نہ صرف ایک مخلوق کے طور پر ذکر کیا گیا ہے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور ربوبیت کی نشانیوں میں سے جانا جاتا ہے۔اصطلاح میں شمس اُس آسمانی مخلوق کا نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر زندگی کے استحکام، اوقات کا تعین اور کائناتی نظام کی تنظیم کے لیے ایک خاص مقام عطا فرمایا۔تفسیری متن میں بھی "شمس" کو صرف ایک فلکیاتی عنصر کے طور پر نہیں بلکہ الرحمن الرحیم کی عظمت، اس کے تخلیق کردہ نظام اور انسان کے لیے نشانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔دیگر مفسرین نے مختلف مقامات پر شمس کو"آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ اللّٰهِ"یعنی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا، اور بعض مقامات پر اس کے ذریعے توحید، ربوبیت اور قیامت جیسے عقائد کی طرف رہنمائی کی ہے۔

قران پاک میں ارشاد ہے۔"وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا"[4]۔ اور ایک چمکتا ہوا روشن چراغ (سورج) پیدا کیا۔

---

[1] فیروزالدین، فیروز اللغات، جلد دوم, لاہور: فیروز سنز، 2007, ص805
Ferozuddin, Feroz Lughat, Volume II ,Lahore: Feroz Sons, 2007, p 805

[2] عبدالرحمن، مصباح اللغات ,لاہور: مجلس ترقی ادب، 2005,ص426
Abdul Rahman, Misbah Al-Lughat ,Lahore: Majlis Tarqi Al-Adab, 2005, p 426

[3] ابن منظور، لسان العرب ,بیروت: دار صادر، 1414ھ ,ص551
Ibn Manzoor, The Language of the Arabs, Beirut: Dar Sadr, 1414 AH, p. 551

[4] القران 78:13
Al-Quran 78 : 13

شمس کو صرف خارجی طور پر موجود سورج تک محدود کرنا کافی نہیں، بلکہ یہ انسان کے باطن میں موجود عقل، شعور اور فہم کی نشاندہی بھی کر سکتا ہے۔(سورۃ الشمس) کی ابتدائی آیت 'والشمس وضحاھا' (قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی) اگرچہ مختصر ہے، مگر اس میں معنویت کا ایک وسیع دنیا چھپی ہوئی ہے۔ یہ آیت نہ صرف طبعی افتاب کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ یہ انسانی زندگی، شعور اور کائناتی نظام کے باہمی تعلق کو بھی بیان کرتی ہے، جو اللہ تعالی کی قدرت اور اس کی تخلیق کی عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔

العظیم القران تفسیر

"امام ابن کثیر رحمہ اللہ سورۃ الشمس کی ابتدائی آیت "وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا" کی تفسیر میں سورج کو اللہ تعالی کی عظیم ترین نشانیوں میں سے ایک قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک سورج کا اپنے مدار میں مسلسل گردش کرنا روشنی اور حرارت مہیا کرتا ہے افتاب کا اپنے مقررہ وقت پر طلوع و غروب ہونا اللہ کی قدرتِ کاملہ کا واضح ثبوت ہے ہے۔ "ضحاھا" سے مراد سورج کی وہ روشنی ہے جو دن کے آغاز میں پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ "امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں" کہ سورج کی یہ روشنی جس طرح زمین کو منور کرتی ہے، اسی طرح ایمان اور رہنمائی انسان کے قلب و ذہن کو روشنی عطا کرتے ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ سورج باوجود اپنی عظمت کے، اللہ تعالی کے حکم کا تابع ہے اور یہ سب خالق کی قدرت کے نمایاں مظاہر میں سے ہے۔"[5]

تفسیر تفہیم القران

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (سورۃ الشمس) کی ابتدائی آیات میں "شمس "یعنی سورج کی قسم کو انسانی شعور، معرفت اور باطنی بیداری کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ ان کے مطابق اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں سے کسی بھی نمایاں چیز کی قسم کھا سکتے ہیں، اور سورج اپنی مادی و روحانی اہمیت کے باعث اس انتخاب کا مستحق ہے۔ مادی سطح پر سورج روشنی اور حرارت کا منبع ہے، جبکہ علامتی طور پر یہ انسان کے دل و دماغ کی تاریکی کو چیر کر نور بصیرت عطا کرنے والی الٰہی ہدایت کا مظہر بھی ہے۔ ان کے نظریات کے مطابق "شمس "ایک گہرا تمثیلی استعارہ ہے، جو انسان کو خود شناسی، فطرت کی گہرائیوں کو سمجھنے اور اپنے باطن کی حقیقت کو دریافت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ جیسے، سورج کا روزانہ طلوع و غروب ایک تسلسل کے ساتھ حقیقت کو آشکار کرتا ہے، اسی طرح الٰہی ہدایت بھی ہر زمانے میں اپنی نشانیاں ظاہر کرتی رہی ہے۔ "مولانا مودودیؒ" کے مطابق سورج محض ایک فطری مظہر نہیں بلکہ حق کی روشنی اور ہدایت کی ایک فعال علامت ہے، جو انسان کو سچائی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔"[6]

لہذا! سورۃ الشمس کی ابتدائی آیت "وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا" پر مفسرین کی تشریحات کا جائزہ لینے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ سورج اللہ تعالی کی عظیم قدرت اور تخلیق کا ایک نمایاں مظہر ہے۔ سورج کی روشنی کو اس کی قوت اور اثرات کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے، جہاں اسے زمین پر حیات کی موجودگی اور تسلسل کے لیے ایک بنیادی عنصر سمجھا گیا ہے۔ ان تمام تفاسیر کا مرکزی نظریہ یہ ہے کہ جس طرح سورج کی روشنی دن اور رات کے درمیان فرق پیدا کرتی ہے، اسی طرح انسان کی فطرت میں بھی نیکی اور بدی کی تمیز رکھی ہے، تاکہ وہ ان دونوں پر توازن قائم رکھ کے اپنی دنیا اور اخرت کی اصلاح کر سکے۔

شمس کی تخلیق

کائنات کی وسعتوں میں بکھرے ہوئے بے شمار حیرت انگیز نظام میں شمس کو ایک امتیازی شان حاصل ہے۔ سورج نہ صرف زمینی زندگی کا مرکز اور وسیلہ بقا ہے بلکہ یہ اللہ کی عظمت کا جیتا جاگتا مظہر بھی ہے۔ شمس کی شعائیں جہاں مادی دنیا کو حرارت، اور توانائی مہیا کرتی ہیں، وہاں روحانی اعتبار سے بھی یہ انسان کو خالق کی

---

[5] عماد الدین، ابن کثیر، جلد ہشتم, لاہور: مکتبہ دار الاسلام، 2003, ص733
Imaduddin, Ibn Kathir, Volume 8, Lahore: Maktaba Darul Islam, 2003, p 733

[6] ابوالاعلی، تفہیم القران، جلد ششم, لاہور: ادارہ ترجمان القران، 2005, ص350
Abu al-Ali, Tafheem al-Quran, Volume 6, Lahore: Quran Interpretation Office, 2005, p. 350

معرفت اوراس کی حکمتوں پر غور وفکر کی دعوت دیتی ہیں۔اللہ تبارک وتعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید،حدیث نبویہ اور معتبر تفاسیر،میں سورج کی تخلیق،اس کے نظم وضبط،اوراس سے وابستہ حکمتوں اور کائنات میں اس کے مقام کو اپنی ربوبیت الوہیت اور قدرت کاملہ کی روشن دلیل کے طور پر بیان فرمایا ہے۔

قران کی روشنی میں شمس کی تخلیق

"شمس "یعنی سورج کی تخلیق کے بارے میں درست علم وفہم لینے کے لیے قرآن سے استفادہ حاصل کرنا نہایت ضروری ہے،کیونکہ کلام الٰہی اللہ تعالی کی قدرت کا عظیم معجزہ ہے۔اس میں "شمس "کی تخلیق اوراس کے مقام کو مختلف مقامات پر وضاحت سے بیان کیا گیا۔

اللہ تعالی نے سورۃ الفرقان میں ارشاد فرمایا: "تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا"[7]

"بڑی برکت والا ہے وہ ذات جس نے آسمانوں میں برج بنائے،اوران میں سورج کو روشنی دینے والا اور چاند کو نور بکھیرنے والا بنایا۔"

سورۃ ابراہیم میں اللہ تعالی نے سورج کی تخلیق کے بارے میں ارشاد فرمایا: "وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ"[8]

"اور تمہاری خاطر سورج اور چاند کو مسخر کر دیا کہ بے در پے چلنے والے ہیں اور تمہاری خاطر رات اور دن کو مسخر کر دیا"

ان ایت سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالی بہت مہربان اور کریم ہے،جس نے ہمارے لیے دن کے وقت روشنی کے لیے سورج جیسا چمکتا ہوا چراغ بنایا،اور رات کی تاریکی میں سکون اور خوبصورتی کے لیے چاند کو روشن کیا،یہ دونوں اس کی قدرت اور حسن کی نشانیاں ہیں جو ہمیں اس کی وحدانیت،ربوبیت اور عظمت کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ "[9]"اوراس نے تمہاری خاطر رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا اور ستارے اس کے حکم کے ساتھ مسخر ہیں۔بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔"

اس آیت میں یہ بتایا جارہا ہے کہ کائنات میں موجود ہر شے،جیسے رات اور دن،سورج اور چاند،اور ستارے،اللہ تعالی کی عظمت،حکمت اور ربوبیت کی واضح گواہی دیتے ہیں۔یہ تمام مظاہر فطرت در حقیقت انسان کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ ان میں تدبر کرے،ان کے پیچھے کارفرما نظام کو سمجھے،اور اپنے خالق ومالک کی معرفت حاصل کرے۔ اسی طرح سورۃ نوح میں بھی اللہ تعالی نے بنی نوح کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًاجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا "[10]

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے پیدا کیا ہے سات آسمانوں کو تہ بر تہ؟اوران کے اندر اس نے چاند کو روشن اور سورج کو(درخشاں)چراغ بنایا۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی انسان کو غور وفکر کی دعوت دے رہے ہیں کہ وہ آسمانوں کی تخلیق اوران میں موجود اجرامِ فلکی پر تدبر کرے۔اللہ تعالی نے سات آسمان طبقات کی صورت میں بنائے،چاند کو ایک نورانی مخلوق کے طور پر اور سورج کو ایک روشن چراغ(سراجاً وھاجاً)کی مانند بنایا جو روشنی اور حرارت فراہم کرتا ہے۔ان نشانیوں میں عقل وفہم رکھنے والوں کے لیے بڑی دلیلیں موجود ہیں۔ سورۃ الاعراف میں اللہ رب العزت نے واضح فرمایا:

"اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُغْشِى اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ"[11]

---

[7] القران،الفرقان(25)61

Al-Quran 61 : 25

[8] القران،ابراہیم(14)33

Al-Quran 33 : 14

[9] القران،النحل(16)12

Al-Quran 12 : 16

[10] القران،نوح(71)16/15

Al-Quran 16 -17 : 71

[11] القران،الاعراف(7)57/54

"بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قرار پکڑا، رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہوا آتا ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابعدار بنا کر پیدا کیے، اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا، اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے"۔ کلام الٰہی میں بتایا گیا ہے کہ سورج بے جان نہیں بلکہ اللہ کے حکم کے تابع ہے، جیسا کہ قران پاک میں ارشاد فرمایا۔"وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ"[12]

"اور سورج ہمیشہ اپنی مقررہ منزل کے لیے (بغیر رُکے اپنے مدار میں) چلتا رہتا ہے، یہ بڑے غالب بہت علم والے (رب) کی (ریاضیاتی) منصوبہ بندی ہے" لہذا! قرآن مجید کی روشنی میں یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان سب اللہ تعالی کے حکم کے تابع اور اس کی قدرت کے مظاہر ہیں۔ ان کا طلوع و غروب، روشنی، گردش اور نظام، سب اللہ کے عظیم الشان نظم و ضبط کا پتہ دیتے ہیں۔ تمام مخلوقات اللہ کے حکم کے تابع ہیں اور اسی کے حضور سجدہ ریز ہیں سورۃ الشمس سمیت متعدد آیات اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ سورج نہ صرف مادی روشنی کا ذریعہ ہے بلکہ توحید، ربوبیت اور حکمتِ الٰہیہ کی روشن علامت بھی ہے۔ یہ تمام مظاہر فطرت انسان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ غور و فکر کے ذریعے اپنے رب کو پہچانے اور اس کی بندگی اختیار کرے۔

حدیث نبویہ کی روشنی میں

اسلامی تعلیمات میں کائنات کی ہر مظہر کو خالق کائنات اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کا اہم ثبوت قرار دیا گیا ہے قران کریم میں بھی کئی مقامات پر سورج کی حرکت اور اس کے فوائد اور اس کی اطاعت کا ذکر آیا ہے لیکن حدیث میں بھی سورج کی تخلیق اس کے نظم سجدہ کرنے اور قیامت کے ساتھ اس کے تعلق پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ "صحیح بخاری" میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم "شمس" کو اللہ کی نشانی کے طور پر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حدثنا شهاب بن عباد،قال:حدثنا إبراهيم بن حميد،عن إسماعيل،عن قيس،قال:سمعت ابا مسعود،يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم:إن الشمس والقمرلاينكسفان لموت احد من الناس ولكنهما آيتان من آيات الله،فإذارايتموهمافقوموافصلوا"[13] "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں گرہن کسی شخص کی موت سے نہیں لگتا۔ یہ دونوں تو اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اس لیے اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو"۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج اور چاند صرف قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں، ان میں گرہن لگنا کسی انسان کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا، جیسا کہ جاہلیت کے دور میں سمجھا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان غلط فہمیوں کی اصلاح کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کی قدرت کاملہ کا مظہر ہیں۔ لہٰذا جب بھی سورج یا چاند گرہن ہو، تو انسانوں کو چاہیے کہ وہ نماز پڑھیں، دعا کریں اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو جائیں۔ اس ضمن میں صحیح بخاری کی ایک نہایت مستند اور اہم حدیث مروی ہے، جس میں خاتم النبیین نے سورج اور چاند گرہن کے متعلق رائج بعض باطل تصورات کی سختی سے تردید فرمائی اور ان کی حقیقی شرعی حیثیت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ، وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، وَهْوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ،

Al-Quran 54 – 57 : 7

[12] القران 36 : 38

Al-Quran 38 : 36

[13] البخاری، الجامع الصحیح البخاری، بیروت: دار الاسلام، 1997ء، کتاب الکسوف، باب الصَّلَاۃِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، حدیث نمبر 1041

Al-Bukhari, Al-Jami' Al-Sahih Al-Bukhari, Beirut: Dar Al-Islam, 1997, Kitab Al-Kusuf, .Chapter on Prayer during a Solar Eclipse, Hadith No. 1041

فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ "هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ "[14]

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ نبی کریم کی زندگی میں سورج گرہن لگا،اسی وقت آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے صف باندھی آپ نے تکبیر کہی اور بہت دیر قرآن مجید پڑھتے رہے پھر تکبیر کہی اور بہت لمبا رکوع کیا پھر "سمع اللہ لمن حمدہ" کہہ کر کھڑے ہوگئے اور سجدہ نہیں کیا(رکوع سے اٹھنے کے بعد) پھر بہت دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی قرآت سے کم، پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے، یہ رکوع بھی پہلے رکوع سے کم تھا۔اب "سمع اللہ لمن حمدہ"اور "ربنا ولک الحمد" کہا پھر سجدہ میں گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا(ان دونوں رکعتوں میں) پورے چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی سورج صاف ہو چکا تھا۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور پہلے اللہ تعالی کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں ان میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن جب تم گرہن دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔"

حدیث نبویہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورج کی اطاعت کا ذکر بڑے واضح انداز میں بیان فرمایا ہے۔اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ سورج اللہ کے حکم کے تابع ہے۔

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ،حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،عَنِ الأَعْمَشِ،عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ،عَنْ أَبِيهِ،عَنْ أَبِي ذَرٍّ - قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ،فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهَا،وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلاَ يُقْبَلَ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلاَ يُؤْذَنَ لَهَا،يُقَالُ لَهَاارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ.فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا،فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ "[15]

ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے جب سورج غروب ہوا تو ان سے پوچھا کہ تم کو معلوم ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے۔"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے۔پھر(دوبارہ آنے) کی اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہو گا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی۔ بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا جا چنانچہ اس دن وہ مغرب ہی سے نکلے گا" اللہ تعالی کے فرمان والشّمس تجری لمستقرٍّ لّہاذٰلک تقدیر العزیز العلیم اسی طرف اشارہ ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر شے حتی کہ سورج بھی اللہ تعالی کے حکم و نظام کے تحت ہے، سورج اپنی مرضی سے طلوع و غروب نہیں ہوتا بلکہ وہ روزانہ عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کر کے اللہ سے اجازت لیتا ہے، یہاں تک کہ پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس کا سجدہ قبول نہیں کیا جائے گا اور اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو اور یہ قیامت کی ایک عظیم نشانی ہو گی۔

سورج کی ہمہ گیر اہمیت قرآن اور سائنس کی روشنی میں

للہ سبحانہ وتعالی نے جس کائنات کو تخلیق کیا ہے،اس کی ہر شے کو انسان کی خدمت پر مامور کیا ہے۔ان بے شمار نعمتوں میں سورج(شمس) ایک ایسی آفاقی اور بنیادی نعمت ہے جس کے بغیر زمین پر زندگی کا تصور ہی ناممکن ہے۔ سورج نہ صرف روشنی اور حرارت کا اولین سرچشمہ ہے، بلکہ یہ زندگی کی بقا، وقت کے تعین، توانائی کی فراہمی، زرعی پیداوار، موسمی تغیرات اور کائناتی توازن کے لیے بھی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔اس ضمن میں حضرت علیؓ سے منسوب ایک قول ہے جس میں سورج کی اہمیت کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔

---

[14] بخاری،الجمع الصحیح البخاری،کتاب الکسوف،باب خُطْبَةِ الإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ،حدیث نمبر1046
Al-Bukhari, Al-Jama' al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Kusuf, Chapter Khutbah of the Imam on Al-Kusuf, Hadith No 1046

[15] البخاری،الجمع الصحیح البخاری،کتاب بداء الخلق،باب صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ،حدیث نمبر3199
Al-Bukhari, Al-Jama' al-Sahih al-Bukhari, Kitab Bada al-Khalq, Chapter Attributes of the Sun and the Moon, Hadith No 3199

آپ فرماتے ہیں کہ "اگر سورج ایک دن کے لیے طلوع نہ ہو تو زمین کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔"

حضرت علیؓ سے منسوب یہ قول، "اگر سورج ایک دن کے لیے طلوع نہ ہو تو زمین کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا" نہ صرف ایک روحانی بصیرت کا مظہر ہے ،بلکہ یہ سورج کی مادی اور کائناتی اہمیت کو بھی سائنسی انداز میں اجاگر کرتا ہے۔ یہ قول آج کی جدید سائنسی دریافتوں کے عین مطابق ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی دانشوروں کی فکر کس قدر وسیع اور گہری تھی۔ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو، قدیم تہذیبوں نے سورج کی عظمت اور اس کے فوائد کا ادراک کیا، لیکن اس کی حقیقی حقیقت کو سمجھنے میں خطا کی اور اسے معبود کا درجہ دے کر اس کی عبادت کرنے لگے۔ اسلام نے اس غلط فہمی کو رد کرتے ہوئے دوٹوک اعلان کیا کہ سورج محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک عظیم نشانی ہے جو مکمل طور پر اس کے حکم اور مقرر کردہ نظام کے تابع ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: "هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ"[16] "وہی ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو، یہ سب کچھ اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے، وہ اپنی آیتیں سمجھداروں کے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔"

قرآن کریم اور سنت نبویؐ میں سورج کی تخلیق، اس کی باقاعدہ حرکت، اس کے فوائد اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و وحدانیت کو پہچاننے کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ نصوص انسانی فکر کو کائنات کی ان عظیم نشانیوں پر غور کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ عصر حاضر کی سائنسی تحقیقات نے بھی اس حقیقت کو پختہ طور پر ثابت کر دیا ہے کہ سورج کے بغیر نہ تو کرۂ ارض پر حیات کا تسلسل ممکن ہے اور نہ ہی یہ سیارہ اپنے موجودہ شکل میں باقی رہ سکتا ہے۔ لہٰذا! ہم زیر نظر سطور میں سورج (شمس) کی ہمہ گیر اہمیت کو قرآن مجید کی روشنی اور جدید سائنسی نقطۂ نظر سے مزید واضح کریں گے، تاکہ اس الٰہی نشانی کی افادیت، ضرورت اور انسانیت پر اس کے اثرات کو ہمہ جہت انداز میں سمجھا جا سکے۔

شمس کی ضرورت واہمیت کلام الٰہی کے تناظر میں

سورج جسے قران مجید میں "شمس" کے نام سے پکارا گیا ہے اللہ رب العزت کے عظیم نشانیوں میں سے ایک ہے۔ دین اسلام میں اس کی اہمیت محض ایک فلکیاتی جسم کی حیثیت سے نہیں، بلکہ یہ ایک ایسی الٰہی تخلیق ہے جو انسان کی زندگی، بقا اور ہدایت کے لیے لازم و ملزوم ہے۔ قرآن کریم میں سورج کا ذکر کئی پہلوؤں سے کیا گیا ہے جو اس کی دینی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

اللہ کی قدرت کاملہ اور توحید کا مظہر

قرآن مجید میں سورج کو اللہ تعالیٰ کی بے پناہ قدرت اور اس کی واحدانیت (توحید) کے ایک مضبوط دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ انسان کو شرک سے روک کر خالص توحید کی طرف بلاتا ہے، جیسا کہ سورۃ فصلت کی آیات میں واضح طور پر بیان فرمایا گیا ہے۔

"وَمِنْ اٰيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُلَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ"[17]

"اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں، سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔"

یہ آیت واضح طور پر اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ سورج اور چاند خود معبود نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عظیم تخلیقات ہیں۔ ان کا وجود اللہ کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ آیت میں مشرکانہ رویے سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ سجدہ صرف اسی ذات کے لیے ہے جس نے ان روشن اجرام کو تخلیق کیا ہے، یعنی اللہ وحدہ لا شریک۔ یہ آیت توحید کی بنیاد فراہم کرتی ہے کہ عبادت اور بندگی کا مستحق صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔

---

[16] القرآن 10: 5

Al-Quran 05 : 10

[17] القرآن 41 : 37

Al-Quran 37 : 41

کائنات کا منظم نظام اور وقت کا تعین

سورج کا اپنے خاص مدار میں مسلسل محوِ حرکت رہنا اور اس کے ذریعے شب و روز کا باقاعدہ تعاقب، درحقیقت اللہ کے ازلی اور بے عیب نظامِ کائنات کی پختہ دلیل ہے۔ یہی نظمِ فطرت انسانی زندگی کے لیے اوقات کا دقیق تعین ممکن بناتا ہے، جیسا کہ قرآنِ پاک میں بھی صراحت سے بیان فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ "[18]- "سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں۔"

اس ایت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سورج اور چاند ایک مقررہ حساب کے مطابق اپنی منزلوں پر رواں دواں رہتے ہیں، ان میں کوئی تجاوز نہیں ہوتا اور وہ اپنے حساب سے "ذرہ برابر بھی نہیں ہٹتے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مقرر کردہ تقدیر کے پابند ہیں۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ سورج اپنے مقررہ مدار میں اللہ کے علم و قدرت کے تحت منظم طور پر گردش کرتا ہے۔ یہی باقاعدہ حرکت دن اور رات کے نظام کا سبب بنتی ہے، جس سے نمازوں کے اوقات، روزوں کی مدت اور حج کی تاریخوں کا تعین ممکن ہوتا ہے۔

شمس کی روشنی، نبوت کی روشنی کی علامت ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں بے شمار ایسی نشانیاں رکھی ہیں جو اس کی وحدانیت، قدرت، اور حکمت کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ ان نشانیوں میں سورج (شمس) ایک نمایاں علامت کے طور پر جگمگاتا ہے۔ سورج نہ صرف دنیا کو ظاہری اندھیرے سے نکال کر روشن کرتا ہے، بلکہ اس کی روشنی فصلوں کی نشو و نما کرتی ہے، انسانوں کو راستے دکھاتی ہے، اور روئے زمین پر زندگی کو ممکن بناتی ہے۔ یہ سورج کی مادی روشنی ہے جو ہماری دنیا کو آباد رکھتی ہے۔ بالکل اسی طرح، نبوت کی روشنی انسان کے دل و دماغ کو روحانی و فکری تاریکی سے نجات دلاتی ہے۔ جہاں سورج مادی روشنی کا منبع ہے، وہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی روشنی انسان کو ہدایت، معرفت، سچائی اور نجات کی راہ دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "سِرَاجًا مُّنِيرًا "یعنی "روشن چراغ" سے تعبیر فرمایا ہے، جو سورج کی مانند ہدایت کی روشنی بکھیرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا * وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا"[19]

"اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔"

اس آیت مبارکہ میں نبی کریمؐ کو "سِرَاجًا مُنِیرًا" کہہ کر آپ کی رسالت کی جامعیت اور عالمگیریت کو واضح کیا گیا ہے۔ جس طرح ایک روشن چراغ ہر طرف روشنی پھیلا دیتا ہے اور تاریکیوں کو چھاٹ دیتا ہے، اسی طرح آپؐ کی نبوت نے جہالت، گمراہی، اور شرک کے اندھیروں کو مٹا کر توحید، علم، اور حق پرستی کی روشنی پھیلائی۔ اخرالزمان نبی ﷺ نے نہ صرف اپنی تعلیمات سے انسانوں کے اذہان کو روشن کیا بلکہ اپنے اسوۂ حسنہ سے عملی زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ بھی پیش کیا۔ آپ کی سیرت طیبہ ہر دور اور ہر طبقے کے انسانوں کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ نبوت کی روشنی ہی ہے جو آج بھی اربوں دلوں کو منور کیے ہوئے ہے اور انہیں صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔

شمس عبرت و نصیحت کا ایک دائمی درس

سورج محض اللہ کی قدرت کی ایک عظیم نشانی ہی نہیں، بلکہ انسان کے لیے ایک مستقل یاد دہانی، گہری نصیحت اور عبرت کا ایک زندہ ذریعہ بھی ہے۔ وہ لوگ جو دل و نگاہ کی بصیرت رکھتے ہیں، وہ اس روزانہ کے قدرتی منظر میں خالقِ کائنات کی لازوال حکمت کو دیکھ کر گہرا سبق حاصل کرتے ہیں۔ یہ شعور انسان کو دنیا کی فانی حقیقت، وقت کی اہمیت، اپنی محدودیت، اور بالآخر اللہ کی طرف پلٹنے کے لازمی احساس سے سرشار کرتا ہے۔ اس طرح، "شمس" دین اسلام میں صرف ایک مظہرِ فطرت نہیں، بلکہ ایک دائمی درس گاہ ہے، جو ہر طلوع آفتاب کے ساتھ ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہم اس کائنات میں کہاں کھڑے ہیں، اور ہمارا حقیقی

---

[18] القران 55 : 5

Al-Quran 05 : 55

[19] القران 33 : 45-46

Al-Quran 45-46 : 33

رخ کس جانب ہونا چاہیے۔اس بنیادی حقیقت کو قرآن مجید کی آیت مزید نمایاں کرتی ہے: "يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ"[20] "اللہ رات اور دن کو ادل بدل کرتا ہے، بے شک اس میں آنکھوں والوں کے لیے یقیناً بڑی عبرت ہے۔"

یہ آیت اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ سورج کی باقاعدہ حرکت کے نتیجے میں دن اور رات کا تسلسل دراصل اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی روشن دلیل ہے۔یہ کائناتی نظام کسی حادثے کا نتیجہ نہیں بلکہ خالقِ حقیقی کی بہترین منصوبہ بندی کا عکس ہے، جو سمجھ بوجھ رکھنے والوں کو یاد دلاتا ہے کہ وقت تیزی سے گزرتا ہے، دنیا باقی نہیں رہنے والی اور آخر کار سب نے اپنے رب کے حضور واپس جانا ہے۔

شمس کی ہمہ گیر ضرورت واہمیت سائنسی تناظر میں

کائنات کے اس بے کراں نظام میں سورج، ہمارا مرکزی ستارہ، محض ایک روشن نقطہ نہیں بلکہ وہ محور ہے جس کے گرد ہماری زمین اور دی'' سیارے رقصاں ہیں۔سائنسی اعتبار سے سورج نہ صرف ایک درخشاں جرمِ فلکی ہے بلکہ زمین پر زندگی کی بقا اور زمینی نظام کی ترتیب کا بنیادی ستون ہے۔جدید سائنسی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ زمین پر ہر نوع کی حیات خواہ وہ نباتات ہوں، حیوانات یا خود انسان اپنی توانائی کے لیے براہِ راست سورج پر انحصار کرتی ہے۔اس کی روشنی اور حرارت ہی وہ قوت ہے جو نہ صرف زمین کو قابل رہائش بناتی ہے بلکہ موسمی نظام، پانی کے چکر، ضیائی تالیف اور توانائی کے متبادل ذرائع میں بہت اہم کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔سورج کی عدم موجودگی کا تصور محض تاریکی یا ہڈیوں کو جما دینے والی سردی تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ یہ زمین پر حیاتیاتی نظام کے مکمل انہدام کا پیش خیمہ ہوگا۔یہی وجہ ہے کہ سائنسی دنیا میں سورج کو بجا طور پر 'زندگی کا مرکز' کہا جاتا ہے۔اس باب میں ہم سورج کی اس ہمہ گیر ضرورت اور اہمیت کو سائنسی تناظر میں گہرائی سے زیرِ بحث لائیں گے، تاکہ ایک طالب علم، محقق اور عام قاری کو یہ شعور حاصل ہو سکے کہ اس ایک ستارے کی موجودگی ہماری زندگی کے ہر پہلو سے کتنی گہرائی سے جُڑی ہوئی ہے۔"

شمسی نظام کا مرکز اور کششِ ثقل کا کردار

سورج صرف ایک روشن ستارہ نہیں بلکہ ہمارے نظامِ شمسی کا قلب اور محور ہے۔اس کا سب سے بنیادی سائنسی کردار یہ ہے کہ وہ اپنی بے پناہ کمیت کی بدولت ایک ایسی زبردست کششِ ثقل پیدا کرتا ہے جو پورے نظامِ شمسی کو ایک لڑی میں پروئے رکھتی ہے۔اگر سورج نہ ہوتا تو زمین سمیت تمام سیارے، سیارچے اور دم دار ستارے خلا کی وسعتوں میں بے لگام بھٹکتے پھرتے۔یہ سورج کی کششِ ثقل ہی ہے جو ان تمام اجسام کو اپنے گرد ایک خاص مدار میں رہنے پر مجبور کرتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک ڈور سے بندھی گیند اپنے مرکز کے گرد گھومتی ہے۔اس کششِ ثقل کا مظہر ہمیں ہر سیارے کی سورج کے گرد منظم گردش میں نظر آتا ہے۔ہر سیارہ ایک مخصوص رفتار اور فاصلے پر سورج کے گرد چکر لگاتا ہے، جس کے باعث نہ تو وہ سورج سے ٹکراپاتا ہے اور نہ ہی اس کی گرفت سے نکل کر خلا میں گم ہو جاتا ہے۔یہ نہ صرف سیاروں کے درمیان ٹکراؤ کو روکتا ہے بلکہ ایک مستحکم اور پیش گوئی کے قابل نظام قائم رکھتا ہے، جو اربوں سال سے اپنی جگہ قائم ہے۔یوں، سورج کی کششِ ثقل محض ایک طاقت نہیں بلکہ وہ بنیادی قوت ہے جو ہمارے نظامِ شمسی کو ایک منظم اور متوازن ڈھانچہ فراہم کرتی ہے، اور اسی توازن کی بدولت زمین پر زندگی کا وجود ممکن ہو سکا۔[21]

سورج: بطور زندگی کا بنیادی ماخذ توانائی اور حرارت

سورج ہمارے نظامِ شمسی کے مرکز میں ایک ایسے عظیم الشان انجن کی حیثیت رکھتا ہے جو زمین پر زندگی کے ہر پہلو کو توانائی اور حرارت فراہم کرتا ہے۔یہ محض ایک روشنی کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک ایسا بنیادی ماخذ ہے جو ہمارے سیارے کے حیاتیاتی اور ماحولیاتی نظاموں کو متحرک رکھتا ہے۔

---

[20] القرآن 24: 44

Al-Quran 44 : 24

[21] غلام حسن، حاجی، قران اور کائنات، لاہور: جنگ پبلشرز، ص 82/81

.Ghulam Hassan, Haji, Quran and the Universe, Lahore: Jang Publishers, p 81/82

1-نیوکلیائی فیوژن سے حاصل شدہ توانائی

سورج کے مرکز میں جاری نیوکلیائی فیوژن کا عمل ہی وہ بنیادی ذریعہ ہے جس سے بے پناہ توانائی پیدا ہوتی ہے۔ہائیڈروجن کے ایٹموں کا ہیلیئم میں تبدیل ہونا روشنی اور حرارت کی شکل میں خلا میں خارج ہوتا ہے، اور اس کا ایک حصہ زمین تک پہنچتا ہے۔یہی توانائی ہے جو زمین پر زندگی کو پروان چڑھانے کے لیے ضروری ہے۔

2-ضیائی تالیف کی بنیاد:

زمین پر تمام تر حیات کا دارومدار بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر سورج کی روشنی پر ہے۔پودے، الجی اور بعض بیکٹیریا ضیائی تالیف کے عمل کے ذریعے سورج کی توانائی کو کیمیائی توانائی میں تبدیل کرتے ہیں۔اس عمل سے نہ صرف ان کی اپنی خوراک تیار ہوتی ہے بلکہ فضا میں آکسیجن بھی خارج ہوتی ہے، جو تمام جانداروں کے سانس لینے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔یوں، سورج ہی ہماری غذائی زنجیر کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

3- قابل رہائش درجہ حرارت کا ضامن:

زمین سورج سے ایک ایسے مثالی فاصلے پر واقع ہے جسے قابل رہائش زون یا گولڈی لاکس زون کہتے ہیں۔سورج سے حاصل ہونے والی حرارت اس زون میں زمین کے درجہ حرارت کو اتنا متوازن رکھتی ہے، کہ پانی مائع حالت میں رہ سکے۔مائع پانی زندگی کے وجود اور اس کے ارتقاء کے لیے ایک بنیادی شرط ہے۔اگر زمین بہت زیادہ گرم یا ٹھنڈی ہوتی تو پانی برف یا بخارات بن جاتا، اور زندگی ممکن نہ رہتی۔

4-ماحولیاتی توازن اور توانائی کی تقسیم:

سورج کی توانائی کا غیر مساوی پھیلاؤ زمین پر مختلف ماحولیاتی نظاموں اور حیاتیاتی تنوع کی تشکیل کا سبب بنتا ہے۔یہ توانائی براہ راست یا بالواسطہ طور پر ہر جاندار کی میٹابولک سرگرمیوں کو طاقت دیتی ہے، اور زمین پر عناصر کے مختلف حیاتی کیمیائی چکروں کو بھی متاثر کرتی ہے۔مختصراً، سورج کی توانائی اور حرارت ہی وہ بنیادی ستون ہیں جن پر زمین پر زندگی کا پورا ڈھانچہ کھڑا ہے۔اس کے بغیر نہ صرف زمین تاریک اور بنجر ہو جائے گی بلکہ حیاتیاتی نظاموں کا وجود بھی ختم ہو جائے گا۔[22]

موسموں کی ترتیب اور دن اور رات کا نظام

زمین پر زندگی کے ارتقاء اور بقا کے پیچھے جو عوامل کارفرما ہیں، ان میں سورج کا کردار نہایت بنیادی ہے دن و رات کی گردش ہو یا موسموں کی آمد و رفت سب سورج اور زمین کے باہمی سائنسی تعلقات کا عمیق مظہر ہیں، جن کا نظم وضبط انسانی عقل کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

1. دن اور رات محوش گردش کا کمال

زمین اپنے محور پر تقریباً چوبیس گھنٹوں میں ایک مکمل چکر مکمل کرتی ہے۔یہی مسلسل گردش دن اور رات کے باقاعدہ ظہور کا سبب بنتی ہے۔جب زمین کا کوئی حصہ سورج کی روشنی میں آتا ہے تو وہاں دن کا آغاز ہوتا ہے، اور جیسے ہی وہ حصہ سورج سے اوجھل ہوتا ہے، تو رات چھا جاتی ہے۔یہ نظام زمین پر درجہ حرارت کے توازن کو قائم رکھتا ہے؛ دن کے وقت سورج کی حرارت جذب کی جاتی ہے، جبکہ رات کو یہی حرارت خارج ہو کر زمین کو ٹھنڈا کرتی ہے۔اس حرارتی توازن کا براہ راست اثر حیاتیاتی نظاموں پر پڑتا ہے؛ انسانوں، حیوانات اور نباتات کی جسمانی گھڑی اسی ترتیب کے تابع ہے، جو ان کی روزمرہ کی سرگرمیوں کو منظم کرتی ہے۔

---

22 فضل کریم ،قران اور جدید سائنس حیرت افرین سائنسی انکشافات،لاہور: فیروزسنز،1999ء , ص44/47
Fazal Karim, Quran and Modern Science: Surprising Scientific Revelations, Lahore: Feroze Sons, 1999, p 44/47

2. موسموں کی تنظیم، محوری جھکاؤ کا راز

دن اور رات کی گردش سے ہٹ کر، موسموں کی تبدیلی ایک اور نہایت دلچسپ اور پیچیدہ سائنسی حقیقت کی مرہونِ منت ہے۔ زمین کا محوری جھکاؤ جو (تقریباً 23.5 ڈگری) ہے اور اس کا سورج کے گرد مدار میں سالانہ سفر، سال بھر کے مختلف موسموں کو جنم دیتا ہے۔ جب زمین کا کوئی ایک نصف کرہ سورج کی طرف جھکتا ہے، تو سورج کی شعاعیں نسبتاً سیدھی اور شدید انداز میں پڑتی ہیں، جس سے وہاں گرمی کا موسم پیدا ہوتا ہے۔ اس دوران دن طویل اور راتیں مختصر ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس، جب وہی نصف کرہ سورج سے دُور جھکتا ہے، تو سردی کا موسم نمودار ہوتا ہے؛ سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں، اور دن ہو جاتے ہیں۔ سال میں دو مواقع ایسے بھی آتے ہیں جب زمین کا محوری جھکاؤ سورج کے مقابل متوازن ہوتا ہے۔ یہ ہیں "اعتدالین"۔ ایک مارچ کے آخر میں (عام طور پر 20 یا 21 مارچ) اور دوسرا ستمبر کے آخر میں (عام طور پر 22 یا 23 ستمبر)۔ ان دنوں میں پوری زمین پر دن اور رات کی مدت تقریباً برابر ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس، جب زمین کا جھکاؤ سورج کی طرف سب سے زیادہ ہوتا ہے تو گرمیوں کا انقلاب واقع ہوتا ہے (عام طور پر 20 یا 21 جون)، جس میں دن سب سے طویل ہوتا ہے۔ اسی طرح، جب زمین کا جھکاؤ سورج سے سب سے زیادہ دور ہوتا ہے، تو سردیوں کا انقلاب آتا ہے (عام طور پر 21 یا 22 دسمبر)، جس میں رات سب سے طویل ہوتی ہے۔[23]

3. حیاتیاتی نظاموں پر اثرات

موسموں کی اس تبدیلی کا براہِ راست اثر کرۂ ارض کے حیاتیاتی و ماحولیاتی نظاموں پر پڑتا ہے۔ پودوں کی نشوونما، فصلوں کی کاشت، جانوروں کی نقل مکانی، اور پرندوں کی ہجرت یہ سب موسموں کے تعین کے تابع ہیں۔ سورج کی زاویائی روشنی زمین کے مختلف حصوں پر توانائی کی تقسیم کو متعین کرتی ہے، اور یہی تقسیم ہمارے سیارے کو ایک متنوع، رنگین اور زندگی سے لبریز جگہ بناتی ہے۔

شمس: ماحولیاتی توازن اور کرۂ ارض کی بقاء کا ضامن

شمس، جسے ہم عام طور پر سورج کہتے ہیں، محض ایک روشن ستارہ نہیں بلکہ ہماری کرۂ ارض پر زندگی کے وجود، ماحولیاتی توازن اور کرۂ ارض کی بقاء کا بنیادی ضامن ہے۔ اس کی توانائی زمین پر موجود تمام ماحولیاتی نظاموں کی روح رواں ہے۔ چاہے وہ گھنے جنگلات ہوں، وسیع صحرا، برف پوش قطبی علاقے ہوں یا گہرے سمندر ان سب میں زندگی کی لہر سورج کی توانائی سے ہی اٹھتی ہے۔[24]

ماحولیاتی نظاموں کی توانائی کا منبع

سورج کی توانائی زمین پر زندگی کے تمام مظاہر کی بنیادی تحریک ہے۔ زمین کی سطح پر سورج کی روشنی اور حرارت کا غیر مساوی پھیلاؤ ہی وہ مظہر ہے جو زمین کو مختلف ماحولیاتی خطوں میں تقسیم کرتا ہے جیسے استوائی جنگلات، صحرائیں، برف پوش قطبی علاقے، اور معتدل خطے۔ ہر خطہ اپنی مخصوص سورج کی توانائی، درجہ حرارت، نمی اور بارش کی بنا پر ایک منفرد ماحولیاتی نظام کو تشکیل دیتا ہے۔ یہی توانائی زمین پر حیاتیاتی تنوع کی تخلیق اور بقا میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ہر نوع اپنے مخصوص ماحول میں اسی توانائی کی مناسبت سے ترقی پاتی ہے نباتات اپنی ضیائی تالیف کی صلاحیت کے مطابق، اور حیوانات اپنی غذائی ضروریات اور حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت کے مطابق ماحول سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ اگر سورج کی توانائی نہ ہو، یا یکساں طور پر پھیلی ہو، تو زمین کی متنوع حیات اور پیچیدہ ماحولیاتی نظام اپنی ساخت کھو بیٹھیں۔ یوں سورج، ایک خاموش مگر مسلسل محرک کے طور پر، نہ صرف زندگی کی توانائی فراہم کرتا ہے بلکہ دنیا کے ماحولیاتی توازن، حیاتیاتی زنجیروں، اور قدرتی نظم کو قائم رکھنے میں بھی مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

---

[23] شبیر احمد صاحب کاخیل، سید، فہم الفلقیات, کراچی: مکتبہ دار العلوم، 1431ھ , ص 30/25

Shabbir Ahmad Sahib Kakhel, Syed, Fahm al-Falqiyat, Karachi: Maktaba Darul Uloom, 1431 AH, p 25/30

[24] شبیر احمد صاحب کاخیل، سید، فہم الفلقیات , کراچی: مکتبہ دار العلوم، 1431ھ , ص 35/32

Shabbir Ahmad Sahib Kakhel, Syed, Fahm al-Falqiyat, Karachi: Maktaba Darul Uloom, 1431 AH, p 35/32

اب وہوااور موسمیاتی نظام کا کنٹرولر

سورج نہ صرف زمین کو روشنی اور توانائی فراہم کرتا ہے بلکہ زمین کے مکمل آب وہوا اب وہوااور موسمیاتی نظام کا مرکزی کنٹرولر بھی ہے۔ سورج کی شعاعیں جب زمین کی سطح پر پڑتی ہیں تو مختلف علاقوں میں مختلف انداز سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ یہی غیر مساوی حرارت زمین پر درجہ حرارت، ہواؤں کے دباؤ، نمی، بارش، بخارات، سمندری دھاروں اور بادلوں کے بننے جیسے مظاہر کو جنم دیتی ہے۔ یہ سب مظاہر مل کر زمین کے ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگر سورج کی حرارت کم یا بند ہو جائے، تو یہ پورا نظام بکھر جائے گا۔ مثال کے طور پر، ہواؤں کا بہاؤ رک جائے گا، بارش کا نظام متاثر ہوگا، اور زمین پر زندگی کے لیے سازگار موسم باقی نہ رہے گا۔ یوں سورج ایک قدرتی ماحولیاتی منتظم کے طور پر کام کرتا ہے، جو زمین پر موجود تمام زندگی کی روانی، زرخیزی اور بقاء کے لیے ناگزیر ہے۔[25]

سمندری دھارے: سورج کی توانائی سے متحرک نظام

سورج کی حرارت نہ صرف زمین کی سطح کو گرم کرتی ہے بلکہ سمندروں کی سطحی پرت کو بھی متاثر کرتی ہے، جس کے نتیجے میں سمندری دھارے وجود میں آتے ہیں۔ یہ دھارے دراصل سمندر میں پانی کے بڑے بہاؤ ہوتے ہیں جو مخصوص سمت میں مسلسل حرکت کرتے ہیں، اور ان کی تحریک کا بنیادی ذریعہ سورج کی توانائی ہے۔ سورج کی شعاعیں جب زمین کے خطِ استوا پر زیادہ شدت سے پڑتی ہیں، تو یہاں کا پانی قطبوں کے مقابلے میں زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ درجہ حرارت کے اس فرق کی بنا پر گرم پانی خطِ استوا سے قطبین کی طرف، اور ٹھنڈا پانی قطبین سے خطِ استوا کی طرف بہنے لگتا ہے، یوں ایک قدرتی حرارتی توازن قائم ہوتا ہے۔ ان دھاروں کے زیرِ اثر نہ صرف سمندری پانی کی روانی برقرار رہتی ہے بلکہ زمین کے مختلف خطوں میں درجہ حرارت، نمی، بارش اور ہوا کے دباؤ جیسے عوامل بھی متاثر ہوتے ہیں۔ یہ سمندری دھارے زمین کے عالمی درجہ حرارت کے توازن میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ یہ گرمی کو خطِ استوا سے قطبین کی طرف منتقل کرتے ہیں، یوں زمین کے مختلف علاقوں میں معتدل موسمی حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر یہ دھارے نہ ہوں تو دنیا کے کئی خطے یا تو شدید گرم ہو جاتے یا انتہائی سرد۔[26]

ہواؤں کا بہاؤ: شمسی توانائی کا منظم کردہ قدرتی نظام

زمین پر ہوا کے بہاؤ کا پورا نظام دراصل سورج کی توانائی سے جڑا ہوا ہے۔ جب سورج زمین کو گرم کرتا ہے تو ہر جگہ اس کی حرارت یکساں طور پر نہیں پہنچتی۔ خطِ استوا پر سورج کی شعاعیں براہِ راست پڑنے کی وجہ سے وہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے، جبکہ قطبین پر یہ شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں جس سے وہاں کا درجہ حرارت کم رہتا ہے۔ اسی فرق سے ہوا کے دباؤ میں تبدیلی آتی ہے اور ہوائیں حرکت میں آتی ہیں۔ گرم علاقوں میں ہلکی ہوا اوپر اٹھتی ہے اور اس کی جگہ ٹھنڈی ہوا آ جاتی ہے۔ یہی عمل ہوائی چکر پیدا کرتا ہے، جو بارش، نمی اور درجہ حرارت کے توازن کو قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر زمین کا محور بالکل سیدھا ہوتا تو ہوائیں مسلسل قطبین سے خطِ استوا کی طرف شدید طوفانوں کی شکل میں چلتی رہتیں، مگر اللہ تعالیٰ نے زمین کو 23.5 ڈگری کے جھکاؤ پر رکھا ہے، جس سے موسموں کی تبدیلی اور ہواؤں میں اعتدال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اوزون کی تہہ بھی اضافی شمسی حرارت کو جذب کر کے درجہ حرارت کو قابو میں رکھتی ہے۔

ہوائیں نہ صرف بارش کے لیے بادل بناتی ہیں بلکہ پودوں کے بیج ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا کر افزائشِ نباتات کا ذریعہ بھی بنتی ہیں، جیسا کہ قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اسی طرح یہ ہوائیں شہروں میں تازہ آکسیجن لاتی ہیں اور آلودہ فضا کو صاف کر کے باہر لے جاتی ہیں۔ یوں سادہ نظر آنے والا یہ نظام حقیقت میں زمین پر زندگی کے تسلسل اور فطرت کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔[27]

---

[25] فضل کریم, قران اور جدید سائنس حیرت افرین سائنسی انکشافات, لاہور: فیروز سنز، 1999ء, ص 82/278

Fazal Karim, Quran and Modern Science: Surprising Scientific Discoveries, Lahore: Feroze Sons, 1999, p 278/82

[26] ایضاص 17/214

Ibid , p 17 : 214

[27] لوک نور باقی، قرانی ایات اور سائنسی حقائق, کراچی: انڈس پبلشنگ کارپوریشن، 2000ء, ص 30/227

3.حیاتیاتی کیمیائی چکروں کا محرک: شمسی توانائی کا بنیادی کردار

زمین پر موجود زندگی کا انحصار صرف توانائی پر نہیں بلکہ عناصر کی مسلسل گردش پر بھی ہے، جو حیاتیاتی کیمیائی چکر کہلاتے ہیں۔ان چکروں میں کاربن، نائٹروجن، آکسیجن، پانی، اور دیگر اہم عناصر شامل ہیں جو زندہ اجسام اور غیر جاندار ماحول کے درمیان مستقل تبادلے میں رہتے ہیں۔ان تمام چکروں کی تحریک اور تسلسل کا بنیادی منبع سورج کی توانائی ہے۔

کاربن چکر

کاربن چکر، زمین کے حیاتیاتی توازن کا سب سے اہم جزو ہے۔ سورج کی روشنی کے بغیر یہ چکر مکمل طور پر رک جائے گا۔ضیائی تالیف کے عمل کے ذریعے پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ CO_2 کو جذب کرتے ہیں اور شمسی توانائی کی مدد سے اسے گلوکوز اور آکسیجن میں تبدیل کرتے ہیں۔اس عمل کے نتیجے میں فضا میں کاربن کی مقدار متوازن رہتی ہے اور آکسیجن کی فراہمی ممکن بنتی ہے۔

جب جاندار سانس لیتے ہیں یا مرنے کے بعد گلنے سڑنے لگتے ہیں، تو کاربن دوبارہ فضا میں واپس آتا ہے۔ یہ عمل شمسی توانائی کے زیر اثر ہوتا ہے کیونکہ پودوں اور دیگر ضیائی جانداروں کا وجود اور فعالیت سورج کی روشنی سے ہی وابستہ ہے۔ اگر سورج نہ ہو تو نہ تو ضیائی تالیف ممکن ہو گی، نہ ہی کاربن کا فطری توازن برقرار رہ پائے گا، جس سے زمین پر زندگی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ سورج کی توانائی حیاتی کیمیائی چکروں کو متحرک رکھتی ہے، جو زمین پر عناصر کی مسلسل گردش کو یقینی بناتے ہیں۔[28]

2.پانی کا چکر

سورج کی حرارت زمین پر پانی کے عظیم قدرتی چکر کو برقرار رکھنے والی بنیادی قوت ہے۔ یہی توانائی سمندروں، جھیلوں، دریاؤں اور دیگر آبی ذخائر کے پانی کو بھاپ میں بدل دیتی ہے، جسے تبخیر کہا جاتا ہے۔ جب یہ بھاپ فضا میں بلند ہوتی ہے تو ٹھنڈک کے اثر سے تکثیف کے عمل کے نتیجے میں بادلوں میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور جب یہ بادل ضرورت سے زیادہ بوجھل ہو جاتے ہیں تو پانی بارش، برف یا اولوں کی شکل میں دوبارہ زمین پر گرتا ہے، جسے بارش کہا جاتا ہے۔ یہی چکر زمین پر میٹھے پانی کی باقاعدہ فراہمی کو ممکن بناتا ہے اور انسان کی تمام بنیادی ضرورتوں مثلاً زراعت، صنعت اور روزمرہ زندگی کے دیگر پہلوؤں کی تکمیل کرتا ہے۔ سورج کی یہی حرارت نہ صرف پانی کو بخارات میں تبدیل کرتی ہے بلکہ کرۂ ارض کے موسمیاتی نظام کو بھی حرکت دیتی ہے، اور اسی کے زیرِ اثر ہوا کے دباؤ میں فرق، سمندری لہریں، بارش، طوفان اور دیگر موسمی کیفیات جنم لیتی ہیں۔ پانی کے چکر کا سائنسی نظریہ سب سے پہلے جدید دور میں فرانسیسی سائنس دان برنارڈ پالیسی (1580ء) نے پیش کیا، جس نے بتایا کہ کس طرح سمندروں سے پانی بخارات کی صورت میں بلند ہو کر بادل بناتا ہے اور پھر بارش کی شکل میں زمین پر لوٹ آتا ہے۔ تاہم، اس سے کئی صدیوں پہلے ساتویں صدی قبل مسیح، میں یونان کے شہر مالیٹس کے مشہور مفکر تھیلیز نے بھی یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ہوائیں سمندروں سے پانی اٹھا کر اندرونِ ملک لے جاتی ہیں اور پھر وہی بارش کا باعث بنتا ہے۔ اس طرح قدیم فلاسفہ کے نظریات اور جدید سائنس کی تحقیقات اس بات کو مزید اجاگر کرتے ہیں کہ سورج ہی پانی کے اس زندگی بخش نظام کو متحرک رکھنے والا اصل محرک ہے۔[29]

3.نائٹروجن چکر: اگرچہ سورج براہ راست نائٹروجن چکر کا حصہ نہیں، لیکن یہ چکر پودوں کی نشوونما پر منحصر ہے جو شمسی توانائی سے چلتی ہے۔

Lok Noor Baqi, Quranic Verses and Scientific Facts, Karachi: Indus Publishing Corporation, 2000, p 227/30

[28] اختر عباس، فہم الفلقیات ,لاہور: ادارہ معارف، 2010, ص59/6

Akhtar Abbas, Fahm-ul-Fiqiyat, Lahore: Maarif Institute, 2010, p 59/6

[29] ذاکر نائک، قران اور جدید سائنس ,لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2006ء, ص2/23

Zakir Naik, Quran and Modern Science, Lahore: Maktaba Qudsiyya, 2006, p 23/2

شمس کی غیر موجودگی میں زندگی کا تصور

سورج، جو زمین پر توانائی، روشنی اور حرارت کا مرکزی ذریعہ ہے، اگر کسی لمحے اپنی توانائی زمین تک پہنچانا بند کردے یا اس میں نمایاں کمی آجائے، تو اس کے اثرات صرف شدید نہیں بلکہ مکمل تباہ کن ہوں گے۔ سورج کی غیر موجودگی میں زمین پر زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہو کر معدومیت کے دہانے پر پہنچ جائے گا۔ سب سے پہلا اور فوری اثر درجہ حرارت پر پڑے گا۔ سورج کی توانائی نہ ہونے کے باعث زمین کی سطح چند ہی دنوں میں تیزی سے منجمد ہو جائے گی۔ درجہ حرارت صفر سے نیچے گرتا جائے گا، سمندر، دریا اور جھیلیں برف میں تبدیل ہو جائیں گی، اور زمین ایک بے جان، سرد سیارہ بن جائے گی۔ اس کے بعد ضیائی تالیف کا عمل فوراً رک جائے گا۔ یہ وہ قدرتی عمل ہے جس کے ذریعے پودے سورج کی روشنی سے اپنی خوراک تیار کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ اس کے رکنے سے نہ صرف خوراک کی پیداوار مکمل طور پر ختم ہو جائے گی بلکہ آکسیجن کی مقدار میں بھی مسلسل کمی آتی جائے گی، جس سے تمام جاندار دم گھٹنے لگیں گے۔ پانی کا چکر بھی ختم ہو جائے گا، کیونکہ بخارات، بارش، برف باری، اور دیگر تمام مظاہر شمسی توانائی پر منحصر ہیں۔ اسی طرح ہواؤں کا بہاؤ بھی رک جائے گا، کیونکہ وہ بھی سورج کی حرارتی قوت کے تحت چلتے ہیں۔ دنیا بھر میں ایک خاموش، بے حرکت اور بے جان ماحول جنم لے گا۔[30]

لہذا! یہ صورت حال سائنسی اعتبار سے واضح کرتی ہے کہ سورج نہ صرف زمین پر زندگی کی تخلیق کا باعث ہے، بلکہ اس کے تحفظ، توازن اور تسلسل کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ شمس کے بغیر، زندگی کا تصور ایک سائنسی اور فطری اعتبار سے ناممکن ہو جاتا ہے۔ زیرِ نظر مطالعہ سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ قرآن اور جدید سائنس دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ سورج کائناتی نظام اور زندگی کی بقا میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اسے خالق کی قدرتِ کاملہ اور توحید کی نشانی قرار دیا گیا ہے، جو دن و رات کے توازن اور وقت کے نظم کی بنیاد ہے۔ دوسری جانب سائنس سورج کو توانائی کا منبع، کششِ ثقل کا مرکز اور حیاتیاتی و موسمیاتی نظاموں کی بقا کا محرک تسلیم کرتی ہے۔ یوں مذہبی اور سائنسی نقطۂ نظر اپنی اپنی تعبیر کے ساتھ ایک ہی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں: سورج نہ صرف کائنات کی ترتیب کو قائم رکھتا ہے بلکہ انسانی زندگی اور فکری رہنمائی کے لیے بھی ایک بنیادی سہارا ہے۔

خلاصہ بحث

اس تحقیق میں "شمس" کے مذہبی اور سائنسی پہلوؤں کو اس طرح واضح کیا گیا ہے کہ وہ کائنات کے نظم اور حیات کے تسلسل کی اساس کے طور پر سامنے آتا ہے۔ لغات اور تفاسیر کے مطالعے سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ سورج نہ صرف روشنی اور حرارت کا منبع ہے بلکہ توحید، معرفتِ الٰہی اور انسان کے لیے نصیحت کا ایک دائمی استعارہ بھی ہے۔ قرآن اسے قدرتِ الٰہی کی نشانی قرار دیتا ہے جو دن و رات کا توازن اور وقت کا تعین قائم رکھتی ہے، جبکہ جدید سائنس اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ سورج اپنی توانائی اور کششِ ثقل کے ذریعے حیاتیاتی چکروں، آب و ہوا اور زندگی کے تمام بنیادی نظاموں کو قائم رکھتا ہے۔ یوں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شمس محض ایک فلکیاتی جسم نہیں بلکہ زندگی، ماحول اور ہدایت کا مرکزی ستون ہے، جو مذہب اور سائنس کے درمیان ایک زندہ ربط فراہم کرتا ہے۔

نتائج تحقیق

اس تحقیق سے واضح ہوا کہ سورج محض فلکیاتی مظہر نہیں بلکہ انسانی فکر، عقیدے اور تہذیبی شعور کی تشکیل میں ایک بنیادی علامت رہا ہے۔

سائنسی لحاظ سے سورج توانائی اور ماحولیاتی توازن کا وہ مرکزی ستون ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔

نتائج یہ بھی بتاتے ہیں کہ مذہب اور سائنس میں تضاد نہیں بلکہ تکمیلی ہم آہنگی ہے، جہاں قرآن غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور سائنس اس غور کے عملی حقائق سامنے لاتی ہے۔ یہ حقیقت بھی ابھری کہ سورج کی نظراندازی دراصل انسانی بقا، فکری ارتقاء اور روحانی بصیرت کے ان پہلوؤں کو نظرانداز کرنا ہے جو زندگی کے تسلسل کے ضامن ہیں۔

---

[30] فضل کریم، قران اور جدید سائنس حیرت افرین انکشافات, لاہور: دارالاسلام، 2015, ص 47/45

Fazal Karim, Quran and Modern Science: Surprising Revelations, Lahore: Darul Islam, 2015, p 45/47

سفارشات

زیرِ نظر تحقیق کے تناظر میں "شمس" کی ہمہ گیر اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے درج ذیل سفارشات دی جاتی ہیں:

دینی وعصری نصاب میں ہم آہنگی: تعلیمی اداروں کے نصاب میں فلکیات اور توانائی جیسے سائنسی مضامین کو قرآنی آیات کے ساتھ مربوط کیا جائے تاکہ طلبہ مذہب و سائنس کے باہمی ربط کو سمجھ سکیں۔

مستقبل کی تحقیق کا فروغ: شمسی توانائی اور ماحولیاتی توازن پر ہونے والی سائنسی تحقیقات کو قرآنی نقطۂ نظر کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا جائے تاکہ ترقی کو خالقی مقصدیت سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔

تقابلی مطالعہ کی حوصلہ افزائی: محققین سورج سے متعلق تفاسیر، قدیم فلسفہ اور جدید سائنسی مباحث کا تقابلی مطالعہ کریں تاکہ مزید نئے پہلو سامنے آسکیں۔

عوامی آگاہی: تعلیمی نصاب اور عوامی مہمات کے ذریعے یہ شعور اجاگر کیا جائے کہ سورج مادی و روحانی زندگی کا بنیادی سہارا اور توحید کی نشانی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)